بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ یَقُصُّ الۡحَقَّ وَ ھُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ (الانعام۔۵۸)

تو کہہ دے کہ میں یقیناً اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم اِس کو جھٹلا بیٹھے۔ میرے قبضہ میں وہ نہیں ہے جس کی تم جلدی کرتے ہو۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ وہ سچائی بیان کرتا ہے اور وہ فیصلہ کرنے میں سب سے اچھا ہے۔

مصلح موعود کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟؟

"What are the duties of the Musleh Maood."

عزیزم محترم رشید احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے اپنی مورخہ ۳۰/اکتوبر ۲۰۱۴ء کی ایک ای میل میں چند سوالات لکھ کر بھیجے ہیں۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں۔

"Please let me know your claims. At the moment I do not see a separate article about your claims."

(۱) **قولہٗ**۔۔۔ ''برائے کرم آپ اپنے دعاوی سے مجھے آگاہ فرمائیں۔ اس وقت مجھے آپکے دعاوی کے سلسلہ میں کوئی الگ مضمون نظر نہیں آیا؟''

اقولُ۔۔۔ جواباً گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور عظیم نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنی اُمت کو اپنے بعد تجدیدی سلسلہ میں دو وجودوں کی بشارت بخشی تھی۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ اس ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱) ''عَنِ ابۡنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مَرۡفُوۡعًا قَالَ لَنۡ تَھۡلُکَ اُمَّۃ'' اَنَا فِیۡ اَوَّلِھَا وَ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ اٰخِرِھَا وَ الۡمَھۡدِیُّ وَسۡطَھَا۔'' (کنز العمال ۲/۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین (سابقہ ایڈیشن) صفحہ ۴۰۲) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے

(۲) ''عَنۡ جَعۡفَرٍ رضی اللہ عنہ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اَبۡشِرُوۡا اَبۡشِرُوۡا۔۔۔ کَیۡفَ تَھۡلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَ الۡمَھۡدِیُّ وَسۡطُھَا وَ الۡمَسِیۡحُ اٰخِرُھَا وَ لٰکِنۡ بَیۡنَ ذَالِکَ فَیۡجٌ اَعۡوَجُ لَیۡسُوۡا مِنِّیۡ وَ لَا اَنَا مِنۡھُمۡ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اُمت محمدیہ کے درمیان میں ظاہر ہونیوالے امام مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے اور ابن ماجہ کی ایک حدیث (وَ لَا الۡمَھۡدِیُّ اِلَّا عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ۔ ترجمہ۔ اور نہیں مہدی مگر عیسیٰ ابن مریم) کے مطابق آپؑ مسیح موعودؑ بھی تھے۔ (تفصیل کیلئے ویب سائٹ الغلام ڈاٹ کم پر۔ کتاب غلام مسیح الزماں صفحہ۔ ''غلام مسیح الزماں کی خبر اَحادیث میں'') پڑھیں۔

آنحضرت ﷺ کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے مطابق اُمت محمدیہ میں امام مہدی کے بعد آخر پر جس مسیح عیسیٰ ابن مریم نے نزول فرمانا ہے

۔اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر انکشاف فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد نزول فرمانے والے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم تم یعنی یہ عاجز ہو۔(آپ اسکی مزید تفصیل جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی کے پانچویں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۷/اگست ۲۰۱۴ء پر کی گئی خاکسار کی تقریر سے سن سکتے ہیں۔)

[2] بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اللہ تعالیٰ نے امام مہدی و مسیح موعود ہونے کے علاوہ موسوی مریم کی طرح اُمت محمدیہ میں محمدی مریم ہونے کا روحانی مقام و مرتبہ بھی عطا فرمایا تھا۔اسکی تفصیل بھی خاکسار کی مذکورہ تقریر سے سنی جاسکتی ہے۔موسوی مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی جس کا ذکر سورۃ مریم میں ملتا ہے۔موسوی مریم کے اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ ال عمران کی آیات نمبر ۴۶ تا ۴۸ میں مسیح عیسیٰ ابن مریم فرمایا ہے۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی موسوی مریم کی طرح ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں ایک زکی غلام کی بشارت بخشی گئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام میں آپکے موعود زکی غلام کو نہ صرف مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہے بلکہ اُسے قمر الانبیاء،فخر الرسل اور نافلہ موعود کے القابات بھی بخشے ہیں۔محمدی مریم کا موعود زکی غلام وہی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کی بانئے اسلام حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے اپنی اُمت کو پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔اور اس کا ذکر خاکسار پہلے کر چکا ہے۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں کو مصلح موعود کا خطاب دیا تھا۔خاکسار کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر امام مہدی کے بعد اپنی اُمت کو جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی خبر دی ہوئی ہے۔ خاکسار وہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت فرمائی تھی۔خاکسار وہی موعود زکی غلام مسیح الزماں،قمر الانبیاء،فخر الرسل اور نافلہ موعود ہے۔(اسکی کچھ تفصیل خاکسار کے خطبہ جمعہ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۱۴ء سے آپ سن سکتے ہیں۔خاکسار نے آپکے سوال کے مطابق بڑے اختصار کیساتھ اپنے دعویٰ کے متعلق بتایا ہے۔اُمید ہے اب آپ کو میرے دعوے کا پتہ چل گیا ہوگا۔

"Even if accept you as Musleh Maood, what do loose or gain out of this acceptance."

(۲)**قولہُ**۔۔۔''اگر میں آپ کو بطور مصلح موعود قبول کرتا ہوں تو اس قبولیت کی وجہ سے میں کیا کھوؤں گا اور کیا پاؤں گا؟''

اقولُ۔۔۔عزیزم۔کسی سچے مرسل کو قبول کر کے آج تک کسی نے کچھ کھویا نہیں بلکہ پایا ہی ہے۔اسی طرح آپ بھی خاکسار کو بطور مصلح موعود قبول کر کے کچھ کھوئیں گے نہیں بلکہ آپ اپنی حیثیت اور اپنے ظرف کے مطابق خاکسار سے بہت کچھ پائیں گے۔یہ تو آپکے سوال کا مختصر جواب تھا لیکن میں اس سلسلہ میں کچھ تھوڑا اور بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ پیشگوئیوں کے ذریعہ اُمتوں اور جماعتوں میں مومنوں اور منافقوں،اور صادقوں اور کاذبوں کے درمیان فرق کیا کرتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو جو موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی فرمائی تھی۔اسی طرح محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔اِن دونوں پیشگوئیوں میں جس وجود کو مسیح عیسیٰ ابن مریم اور زکی غلام فرمایا گیا ہے۔یہ وہی وجود ہے جس کو حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے الفاظ میں مصلح موعود فرمایا تھا۔آپ کو واضح رہے کہ اِن دونوں پیشگوئیوں میں اللہ تعالیٰ کو اُمت محمدیہ اور جماعت

احمدیہ کی سخت آزمائش منظور ہے یہ دیکھنے کیلئے کہ اُمت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کون مومن اور کون منافق ہے؟؟ کون صادق اور کون کاذب ہے؟؟ منہ سے تو ہر مسلمان اور ہر احمدی اپنے آپ کو سچا مسلمان اور سچا احمدی قرار دیتا ہے لیکن کون سچے مسلمان اور احمدی ہیں اور کون نام نہاد اور دنیادار مسلمان اور احمدی ہیں؟؟ اللہ تعالیٰ اپنے مرسلوں پر پیشگوئیاں نازل فرما کر اُنکی اُمتوں اور جماعتوں میں سے اُنکے پیروکاروں کی آزمائش فرمایا کرتا ہے۔ عزیزم۔ آپ کو واضح رہے کہ اس عاجز کو بطور مصلح موعود قبول کر کے آپ کو بھی وہی کچھ ملے گا جو اس عاجز سے پہلے ہر سچے مرسل کو قبول کرنے والوں کو ملا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُسکی جنت اور اِس طرح اُنہیں دنیا اور آخرت میں سر خروئی ہوئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ کی آیت ۱۲۰ میں فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ ھٰذَا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُھُمۡ لَھُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (المائدہ۔ ۱۲۰) اللہ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں صادقوں کو اُنکی سچائی نفع دے گی۔ اُن کو ایسی جنتیں ملیں گی جن کے دامن میں نہریں بہتی ہونگی۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور خاکسار کا انکار کرنے والے بھی وہی سزا پائیں گے جو خاکسار سے پہلے مرسلوں کا انکار کرنے والوں نے پائی تھی۔ مثلاً جو یہودیوں نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کر کے سزا پائی تھی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کرنے والوں نے سزا پائی تھی اور جو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا انکار کرنے والوں نے سزا پائی تھی۔ تجدید دین کے سلسلہ میں مرسلین کے اس سلسلہ جاریہ کی کتنی اہمیت ہے تو اس ضمن میں گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دوزخیوں کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ وہ جہنم کے داروغوں سے پوچھیں گے کہ اے جہنم کے داروغو! اس جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ تو جواباً داروغے یہ نہیں کہیں گے کہ تم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے یا تم زکوٰۃ نہیں دیا کرتے تھے یا تم روزے نہیں رکھا کرتے تھے یا تم حج کا فریضہ سرانجام نہیں دیا کرتے تھے بلکہ وہ دوزخیوں سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے ہی رسول بنا کر بھیجے گئے تھے؟ دوزخی کہیں گے کہ ہاں لیکن ہم نے تو اُنکا انکار کر دیا تھا۔ جہنم کے داروغے جواباً کہیں گے کہ اگر تم نے اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا تو پھر تمہیں جہنم میں دیر تک رہنا ہوگا۔ ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے اس مکالمے کا اپنے پاک کلام میں دو جگہ پر ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

(۱) وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا فُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَ قَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ رَبِّکُمۡ وَ یُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ہٰذَا ؕ قَالُوۡا بَلٰی وَ لٰکِنۡ حَقَّتۡ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ☆ قِیۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ فَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ (الزمر۔ ۷۲۔ ۷۳) اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ بنا کر لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اسکے پاس پہنچ جائیں گے تو اسکے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اِن (کافروں) سے اس (دوزخ) کے داروغے کہیں گے۔ کیا تمہاری طرف تمہاری ہی قوم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے تمہارے ربّ کی

آیات پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن کی ملاقات سے تم کو ہوشیار کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں! ایسا ہی ہوا تھا۔ لیکن کافروں پر عذاب کی پیشگوئی پوری ہونی تھی۔ اُن سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس صورت میں کہ ایک لمبا عرصہ تمہیں اس میں رہنا پڑے گا۔ پس متکبروں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔

(۲) اسی طرح سورۃ المومن کی آیات ۵۰ تا ۵۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ ۝ إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ ۔ اور وہ لوگ یعنی منکر جو آگ میں ہونگے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہم سے کسی دن تو کچھ عذاب ہلکا کر دے۔ وہ (یعنی جہنم کے داروغے) کہیں گے تو پھر کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں! کیوں نہیں۔ وہ جواب دیں گے پھر دعا کرو مگر کافروں کی دعا بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُنکی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہونگے۔ جس دن ظالموں کو اُنکی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور اُن کیلئے لعنت ہوگی اور اُنکا بہت بُرا گھر ہوگا۔

"What are the duties of the Musleh Maood."

(۳) **قولہٗ**۔۔۔ ''مصلح موعود کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟''

اقولُ۔۔۔ عزیزم۔ خاکسار مصلح موعود کے سلسلہ میں آپ کو پہلے مفصل بتا چکا ہے کہ وہ کون ہے؟ جہاں تک اُسکی ذمہ داریوں کا تعلق ہے تو آپکے سوال سے مجھے لگتا ہے کہ آپ نے میرے مضامین، کتب نہیں پڑھے ہیں۔ اسی طرح میرے سارے خطبات اور تقاریر بھی آپ نے نہیں سنی ہیں۔ مصلح موعود کی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں آپ کو واضح رہے کہ عالم اسلام اور جماعت احمدیہ کی خرابیوں اور بدعتوں کا قلع قمع کرنا اُس کا اصلاحی ایجنڈا (agenda) ہے۔ چند بڑی بڑی خرابیوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) حقیقی اسلام کے نام پر احمدیت کے حسین چہرے پر جو بدنما داغ لگا دیئے گئے ہیں احمدیت کو اِن داغوں سے پاک وصاف کرنا۔

(۲) جناب خلیفہ ثانی صاحب نے غلط دعویٰ کر کے پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں جو مغالطہ پیدا کیا ہے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سے پردہ اُٹھا کر اس مغالطہ کو دور کرنا۔

(۳) مذاہب کی جنگ کو دائرہ علم میں لا کر علم کے ذریعے دین اسلام کی حقانیت اور غلبے کی راہ ہموار کرنا۔

(۴) تنخواہ دار اور منظور نظر ملازموں کی نام نہاد مجلس انتخاب کی جگہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ خلافت راشدہ کا دوبارہ اجراء کرنا۔

(۵) قدرت ثانیہ کے نام پر فریب دہی کا خاتمہ کرنا۔

(۶) دین میں داخل کیے گئے چند فتنے مثلاً ختم نبوت اور ختم مجددیت وغیرہ کا دفعیہ کرنا۔

(۷) جماعت احمدیہ میں نام نہاد اور دکھاوے کے انتخاب کی جگہ تقویٰ پر مبنی حقیقی جمہوری طریقہ انتخاب کا اجراء کرنا۔

(۸) جماعت احمدیہ میں نام نہاد قضا کو ختم کر کے اِسکی جگہ ایک مقتدر عدالتی نظام جاری کرنا جس کے قاضی خلفائے راشدین کے دور کی طرح کسی احمدی کی شکایت پر خلیفہ وقت کو بھی عدالت میں طلب کر سکیں۔

(۹) جبری نظام کا خاتمہ کر کے اسکی جگہ اسلامی نظام کو جاری کرنا۔

(۱۰) احمدیوں سے آزادی ضمیر اور اُسکے اظہار کا چھینا ہوا حق لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (بقرہ۔۲۵۷) کے مطابق اُنہیں واپس دلانا۔

(۱۱) قبروں میں دبے پڑے احمدیوں اور مسلمانوں کو روحانی طور پر زندہ کر کے باہر نکالنا۔

(۱۲) افراد جماعت کو اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ اور غیر شرعی سزاؤں سے نجات دلانا۔

(۱۳) اسیران راہِ مولیٰ (احمدی جن کے گلے میں حقیقی اِسلام کے نام پر غلامی کا طوق ڈالا گیا ہے) کو رُستگاری دلانا۔

(۱۴) چندوں کے نام پر افرادِ جماعت پر نصف صد کے قریب جو ٹیکس عائد کیے گئے ہیں اِنہیں یکسر ختم کر کے از سرِ نو حضرت بانئے جماعتؑ کے شروع کردہ چندوں کا اِجراء کرنا اور پھر آہستہ آہستہ اِن چندوں کی جگہ نظام زکوٰۃ کا اِجراء کر دینا۔

(۱۵) ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر اِلہامی نظریہ (Virtue is God) کے ذریعہ دین اسلام کی فتح اور غلبے کی راہ ہموار کرنا۔

(۱۶) عالم اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

"I have heard your speeches. You are defining and defining what you want to say. You do not say what you want to say.If you say meaningful things, to the point, I am sure your speech will be shorter. At the moment, because of your definitions, I cannot understand what you want to say, even after full concentration."

(۴) **قولہٗ**۔۔۔''میں نے آپکی تقاریر سنی ہیں۔جو تم کہنا چاہتے ہو تم اُس کو ڈیفائن کرتے ہو۔تم وہ نہیں کہتے جو تم کہنا چاہتے ہو۔اگر تم پوائنٹ کے مطابق بامقصد باتیں کرو تو مجھے یقین ہے کہ آپکی تقاریر مختصر ہو جائیں گی۔اس وقت میں پوری توجہ کے بعد بھی آپکی تعریفوں کی وجہ سے میں سمجھ نہیں سکتا جو تم کہنا چاہتے ہو۔

اقولُ۔۔۔عزیزم۔آپکے سوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کوئی ایک آدھ کے سوا میری کتب اور مضامین نہیں پڑھے ہیں اور یہی حال آپکا خاکسار کے خطبات اور تقاریر کے سلسلہ میں ہوگا۔لہٰذا اسی وجہ سے اگر آپ نے میرا کوئی ایک آدھ خطبہ سنا ہے یا کوئی ایک آدھ تقریر سنی ہے تو پھر آپ کو کچھ سمجھ نہیں آئی ہوگی۔اگر آپ شروع سے ہی میرے مضامین، کتب پڑھیں گے اور اسی طرح اگر آپ شروع سے میرے خطبات جمعہ اور جلسہ سالانہ کی تقاریر اور سوال و جواب کی مجالس کو سنتے تو پھر آپکے یہ اعتراضات خود بخود ہی ختم ہو جاتے۔

کسی بھی مدعی کی ایک آدھ کتاب پڑھ کر یا اُسکے دو چار خطبات سن کر اُسکے دعوے اور اُسکے مطمع نظر کی سمجھ نہیں آسکتی۔جس طرح لوگ اپنے دنیاوی مقاصد پانے کیلئے دن رات تگ و دو کرتے ہیں اسی طرح سچے مدعی اور صادق کی تلاش کیلئے بھی تھوڑی بہت محنت درکار ہے۔جب آپ توجہ اور وقت لگا کر خاکسار کو پڑھیں اور سنیں گے تو پھر اِنشاءاللہ تعالیٰ آپ کو میرے دعویٰ کی سمجھ آجائے گی۔اور میں جو اپنے خطبات

میں سامعین کو بتانا چاہتا ہوں اِسکی بھی آپ کو سمجھ آجائے گی۔ میں نے آپکے سوالوں کے جوابات بڑے اختصار کیساتھ پیش کیے ہیں۔ آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ خاکسار کی کتاب (۱) غلام مسیح الزماں (۲) احمدیوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ (۳) مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۱۴ء کے خطبہ سمیت گذشتہ آٹھ دس خطبات ضرور سنیں۔ خاکسار کی کتب اور مضامین الغلام ڈاٹ کم پر آن ایئر ہیں اور یہ اِفادہ عام کیلئے مفت دستیاب بھی ہیں۔ اگر آپ کو اِن میں سے کوئی کتاب یا رسالہ پڑھنے کیلئے چاہیے تو آپکی درخواست کے مطابق آپ کو پارسل کر دی جائے گی۔ میں آپ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ وامان میں بھی رکھے اور حق اور صداقت کو پہچاننے اور اُس کو قبول کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین۔ والسلام۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مصلح صدی پانزدہم)

۳/نومبر ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

From Rasheed Ahmed--30.10.2014---23:53Uhr

Please let me know your claims. At the moment I do not see a separate article about your claims.

Even if accept you as Musleh Maood, what do loose or gain out of this acceptance. What are the duties of the Musleh Maood.

I have heard your speeches. You are defining and defining what you want to say. You do not say what you want to say.If you say meaningful things, to the point, I am sure your speech will be shorter. At the moment, because of your definitions, I cannot understand what you want to say, even after full concentration.